فضیلتوں کے نمونے

(امامت اور ائمہ معصومین علیہم السلام)

مؤلف

آیۃ اللہ ابراہیم امینی

مترجم

سید حمید الحسن زیدی

www.ketab.ir

سرشناسه: امینی، ابراهیم، ۱۳۰٤.
عنوان قراردادی: الگوهای فضیلت (اردو).
عنوان پدیدآور: فضیلتون کی نمونی (امامت اورا ائمه معصومین علیهم السلام)، مؤلف: ابراهیم امینی، مترجم: حمیدالحسن زیدی.
مشخصات نشر: قم: سازمان حوزه‌ها و مدارس علمیهٔ خارج از کشور، ۱۳۸۵.
مشخصات ظاهری: ٤٤٦ ص.
قیمت و شابک: ۲۷۰۰۰ ریال. ۵ ـ ۵۳ ـ ۵۹۱۳ ـ ۹٦٤.
یادداشت کلی: فیپا.
موضوع: چهارده معصوم علیهم السلام ـ اخلاق. **موضوع:** چهارده معصوم علیهم السلام ـ فضایل.
شناسه افزوده: زیدی، سید حمیدالحسن. (مترجم)
شناسه افزوده: سازمان حوزه‌ها و مدارس علمیهٔ خارج از کشور
رده‌بندی کنگره: ۱۳۸۵ ۸۰٤٦ الف ٦۸۲ الف/۳٦ BP
رده‌بندی دیویی: ۲۹۷/۹۵
شماره کتابخانه ملی: ٤٤٤۷٦ ـ ۸۵م

فضیلتوں کے نمونے

مؤلف: .... آیۃ اللہ ابراھیم امینی
مترجم: .... سید حمید الحسن زیدی
ناشر: .... سازمان حوزہا و مدارس علمیہ خارج از کشور
تعداد: ۱۰۰۰
طبع: .... اول
تاریخ طبع: ۱۴۲۷ھ (۲۰۰۷)
مطبعۃ: .... باقری
سائز، تعداد صفحات: وزیری/۴۴۶
قیمت: .... ۲۷۰۰۰ ریال
شابک (ISBN): ۵-۵۳-۵۹۱۳-۹۶۴

ناشر کے لئے تمام حقوق محفوظ ہیں

www.ketab.ir

فہرست

پیش لفظ..........۱۷

پہلا حصہ

امامت کی معرفت

(صفحہ:۲۳-۸۸)

امامت کے لغوی معنی..........۲۵
امامت کی تعریف..........۲۶
خلافت..........۲۶
صاحب الامر..........۲۷
امامت شیعوں کی نظر میں..........۲۸
امام کی ضرورت..........۲۹
نتیجہ..........۳۲
امام کی ضرورت اور اس کی دلیل..........۳۴
اسلام میں امامت کی اہمیت..........۳۷
امامت کے شرائط اور امام کے صفات..........۳۹
عصمت..........۳۹
عصمت کے حدود..........۴۰

www.ketab.ir

عصمت کا راز..........۴۱
عصمت معصومینؑ پر عقلی دلیل..........۴۲
امامت اور عصمت، قرآن کی نظر میں..........۴۴
عصمت، احادیث معصومینؑ کی روشنی میں..........۴۸
علم امام..........۵۰
علم امام عقل کی روشنی میں..........۵۰
علم امام حدیث کی روشنی میں..........۵۱
علم امام کی حدیں..........۵۳
علم کے منابع (جہاں سے علم حاصل ہوتا ہے)..........۵۵
ا۔سنت اور احادیث رسولؐ..........۵۵
مولائے کائنات کے علمی کمال پر رسول اسلام کی تائید..........۶۱
کتابت اور علوم کی تدوین..........۶۲
کتابوں کا دوسرے ائمہؑ کی طرف منتقل ہونا..........۶۳
خلاصہ اور نتیجہ..........۶۸
ان کتابوں کے بارے میں مختصر بحث..........۷۰
۲۔قرآن کریم..........۷۱
۳۔عقل..........۷۷
ائمہ معصومینؑ کے سب سے بہتر علوم..........۸۰

دوسرا حصہ

امامت کو پہچنوانے کے لئے ماحول سازی

(صفحہ:۸۹-۱۷۲)

امام کا انتخاب یا انتصاب..........۹۱

۱۔آیۂ تطہیر کے ذریعہ امامت کے لئے راہ ہموار کرنا.................. ۹۳
آیت کی شان نزول.................. ۹۴
چشم دید گواہ.................. ۹۶
مزید تاکید.................. ۹۸
اہل بیتؑ کے مصادیق.................. ۹۹
ایک اعتراض کا جواب.................. ۱۰۱
آیت تطہیر کی تفسیر.................. ۱۰۳
رجس کے لغوی معنی.................. ۱۰۳
رجس قرآن مجید کی نظر میں.................. ۱۰۳
آیۂ تطہیر میں رجس کے معنی.................. ۱۰۴
آیت میں ارادہ سے مراد کیا ہے؟.................. ۱۰۵
۲۔اہل بیتؑ کا اتباع.................. ۱۰۸
۳۔اہل بیتؑ کی محبت.................. ۱۰۹
۴۔قرابت داروں کی محبت.................. ۱۰۹
پہلے امام کی امامت اور خلافت کا اعلان.................. ۱۱۰
پہلا مرحلہ: ماحول سازی.................. ۱۱۰
دعوت ذوالعشیرہ.................. ۱۱۰
مولائے کائناتؑ کے بارے میں ہدایت.................. ۱۱۱
دوسرا مرحلہ: باقاعدہ تعیین.................. ۱۱۶
الوداعی حج.................. ۱۱۶
غدیر خم.................. ۱۱۷
حدیث غدیر.................. ۱۱۸
راویان حدیث غدیر.................. ۱۲۰

حدیث کی سند...................... ۱۲۰
امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؑ کا سوال...................... ۱۲۲
احتجاجات...................... ۱۲۴
حدیث کا مطلب...................... ۱۲۵
قرآن مجید...................... ۱۲۶
عترت پیغمبرؐ اور ان کا علمی مقام...................... ۱۲۶
مولا کی تفسیر...................... ۱۲۷
مدینہ روانگی...................... ۱۳۵
سازشوں کا پردہ فاش ہونا...................... ۱۳۶
تحریر جو لکھی نہ جا سکی...................... ۱۳۶
فتنوں کی ابتدا...................... ۱۳۹
حضرت علیؑ کو الگ رکھنے کا بہانہ...................... ۱۴۵
واقعہ سقیفہ کے سنگین نتائج...................... ۱۴۷
شیعہ اور سنی مذہب کی ابتدا...................... ۱۴۸
فرقۂ اثنا عشری...................... ۱۵۰
امامت کے دلائل اور ائمہ کی پہچان...................... ۱۵۱
۱۔احادیث پیغمبرؐ...................... ۱۵۱
بارہ افراد اور سب قریش کے...................... ۱۵۱
بارہ کا عدد...................... ۱۵۳
بارہ امام اور ان کے اسمائے گرامی...................... ۱۵۴
بارہ اور معصوم...................... ۱۵۹
۲۔قرآن و عترت سے وابستگی ضروری ہے...................... ۱۶۱
۳۔اہل بیتؑ کا قیامت تک باقی رہنا...................... ۱۶۲

www.ketab.ir

۴۔ معجزات ۱۶۳
۵۔ پہلے والے امام کے ذریعہ پہچنوایا جانا ۱۶۳
ائمہ معصومینؑ کے بارے میں ہمارا عقیدہ ۱۶۴
ائمہ معصومینؑ پر دو اہم ذمہ داریاں ۱۶۴
حقیقی شیعوں کی علامتیں ۱۶۶

تیسرا حصہ

ائمہ معصومینؑ کی مختصر سوانح حیات

(صفحہ: ۱۷۳ - ۴۴۶)

پہلے امام امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

حضرت علیؑ پیغمبر اسلامؐ کے زمانے میں ۱۷۵
حضرت علیؑ پیغمبر اسلامؐ کے بعد ۱۷۷
دلائل امامت ۱۷۹
مولائے کائناتؑ کے فضائل و کمالات ۱۷۹
حضرت علیؑ کا علم ۱۸۱
تمام علوم کا سرچشمہ ۱۸۴
حضرت علی علیہ السلام کی عبادت ۱۸۶
حضرت علیؑ کا زہد ۱۸۹
زاہد حکمراں ۱۹۱
مالدار زاہد ۱۹۲
حضرت علیؑ اور مال غنیمت کی تقسیم ۱۹۳
عمومی اموال کو ذاتی زندگی میں نہ خرچ کرنا ۱۹۸

بیت المال میں آپ کی اولاد اور رشتہ داروں کا حصہ.......... ۱۹۹
کھل کر حق کا دفاع.......... ۲۰۴
قانون کے سامنے سب برابر.......... ۲۰۶

دوسرے امام، امام حسن مجتبیٰؑ

پیغمبر اسلام کی محبت.......... ۲۱۰
امامت کی دلیلیں.......... ۲۱۱
عبادت و بندگی.......... ۲۱۴
عطا و بخشش اور حسن سلوک.......... ۲۱۶
امام حسنؑ اپنے والد کے بعد.......... ۲۱۸
معاویہ کے ساتھ صلح.......... ۲۲۰

تیسرے امام، امام حسینؑ

امامت کی دلیلیں.......... ۲۲۴
امام حسینؑ کے فضائل.......... ۲۲۵
امام حسینؑ کی عبادت و بندگی.......... ۲۲۶
حسن سلوک اور راہ خدا میں خرچ کرنا.......... ۲۲۷
امام حسینؑ اپنے بھائی کے بعد.......... ۲۳۰
واقعہ عاشورا.......... ۲۳۲
امام حسینؑ کو دار الامارہ میں بلایا جانا.......... ۲۳۲
امامؑ کی وصیت اور مدینہ سے نکلنا.......... ۲۳۳
امامؑ کو اہل کوفہ کی دعوت.......... ۲۳۵
کوفہ والوں کے خط کا جواب اور کوفہ کی طرف جناب مسلم کا سفر.......... ۲۳۶

www.ketab.ir

جناب مسلم کا خط امام حسینؑ کے نام ۲۳۷
عبیداللہ ابن زیاد کی کوفہ آمد ۲۳۷
جناب مسلم کا قیام اور ان کی شہادت ۲۳۸
امام حسینؑ کا عراق کے سفر کا ارادہ ۲۴۰
عراق کی طرف سفر ۲۴۲
حر سے ملاقات ۲۴۴
امام حسینؑ کربلا میں ۲۴۵
ابن زیاد کو حر کا خط ۲۴۷
عمر سعد کو ابن زیاد کا خط ۲۵۰
نو محرم ۲۵۱
فوج کو تیاری کا حکم ۲۵۲
۱۔ اپنے اصحاب و انصار کا امتحان ۲۵۲
۲۔ پناہ گاہ کی تشکیل ۲۵۴
۳۔ فوج کو منظّم کرنا ۲۵۵
عاشور کا دن ۲۵۶
دونوں طرف کے فوجوں کے سربراہ ۲۵۶
دونوں طرف کے سربراہوں کے مقاصد ۲۶۱
دونوں طرف کی فوجوں میں موازنہ ۲۶۳
امام حسینؑ کے مقاصد اور ان کے حصول کے ذرائع ۲۶۷
پہلا مرحلہ: مدینہ سے ہجرت ۲۶۸
دوسرا مرحلہ: مکہ میں قیام ۲۶۸
تیسرا مرحلہ: کوفہ کی طرف روانگی ۲۶۹
چوتھا مرحلہ: شہادت مسلم کی خبر ۲۷۰

www.ketab.ir

پانچواں مرحلہ: حر کے لشکر کا سامنا.....۲۷۱
چھٹا مرحلہ: کربلا کی زمین پر اترنا.....۲۷۱

چوتھے امام، امام زین العابدینؑ

امامت کی دلیلیں.....۲۷۵
فضائل اور اخلاقی کمالات.....۲۷۷
آپ کی عبادت اور شب زندہ داری.....۲۷۸
فقراء و مساکین کے ساتھ حسن سلوک.....۲۸۱
آپ کی تواضع اور انکساری.....۲۸۳
عفو و احسان.....۲۸۳
امام زین العابدینؑ کی حیات بابرکت.....۲۸۵
ولادت سے امامت تک.....۲۸۶
آپ کی امامت کا دور.....۲۸۶
امام زین العابدینؑ مدینہ میں.....۲۸۸
آپ کی دعائیں.....۲۹۰

پانچویں امام، امام محمد باقرؑ

امامت کی دلیلیں.....۲۹۳
فضائل و کمالات.....۲۹۵
علم و حکمت.....۲۹۷
امام محمد باقرؑ کے علوم کے ذرائع.....۳۰۰
عبادت اور بندگی.....۳۰۰
حسن سلوک اور راہ خدا میں انفاق.....۳۰۳

چھٹے امام، امام جعفر صادقؑ

امام جعفر صادقؑ کی شخصیت..................۳۰۵
امامت کی دلیلیں..................۳۰۹
علم و حکمت..................۳۱۳
عبادت اور بندگی..................۳۱۶
حلال روزی کمانا..................۳۱۸
حسن سلوک اور راہ خدا میں خرچ کرنا..................۳۱۹
انصاف اور انسان دوستی..................۳۲۴
مومنین کو شاد کرنے کی تاکید..................۳۲۵
مصیبت پر صبر..................۳۲۷

ساتویں امام، امام موسیٰ کاظمؑ

امامت کی دلیلیں..................۳۳۰
فضائل و کمالات..................۳۳۵
علم و حکمت..................۳۳۷
عبادت اور بندگی..................۳۳۸
راہ خدا میں انفاق اور حسن سلوک..................۳۴۱

آٹھویں امام، امام علی بن موسی الرضاؑ

امامت کی دلیلیں..................۳۴۵
آپ کے فضائل اور سماجی حیثیت..................۳۵۱
علم و حکمت..................۳۵۳
عبادت اور بندگی..................۳۵۶

www.ketab.ir

راہ خدا میں خرچ اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ۳۶۰
ولی عہدی ۳۶۳

نویں امام، امام محمد تقیؑ

آپ کی امامت کی دلیلیں ۳۶۸
فضائل و کمالات ۳۷۱
عبادت اور اخلاق ۳۷۹

دسویں امام، امام علی نقیؑ

امامت کی دلیلیں ۳۸۵
فضائل و کمالات ۳۹۰
آپ کا علم ۳۹۳

گیارہویں امام، امام حسن عسکریؑ

امامت کی دلیلیں ۳۹۵
فضائل و کمالات ۴۰۱
آپ کا علم ۴۰۷

بارہویں امام، حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ

جن لوگوں نے بچپنے میں آپ کی زیارت کی ہے ۴۰۹
امامت کی دلیلیں ۴۱۱
دوسری دلیلیں ۴۱۵
امام قائم کے وجود سے متعلق مسلسل روایات ۴۱۹
غیبت کے بارے میں پیشین گوئیاں ۴۲۵

فضائل و کمالات............................۴۲۸
غیبت صغریٰ اور کبریٰ............................۴۲۹
غیبت کیوں؟............................۴۳۱
امام غائب کے آثار اور فائدے............................۴۳۴
اہل سنت کی کتابوں میں امام مہدیؑ سے متعلق احادیث............................۴۳۸
امام مہدیؑ اور طول عمر............................۴۴۰
امام زمانہؑ کے ظہور کا وقت............................۴۴۲
امام مہدیؑ کے ظہور کی علامتیں اور شرائط............................۴۴۳
امام زمانہؑ کی حکومت کے منصوبہ اور خصوصیات............................۴۴۳
دنیا کی موجودہ صورتحال............................۴۴۴
کامیابی کے شرائط............................۴۴۴

www.ketab.ir

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

امامت، عقیدہ سے متعلق صرف ایک نظریاتی مسئلہ نہیں ہے جس کا عام انسان کی زندگی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ مسئلہ امامت اسلام کے بنیادی مسائل میں سے ہے جس کا اثر انسان کی زندگی کے تمام شعبوں میں محسوس ہوتا ہے۔ اسی لئے امام کی معرفت کو واجب قرار دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں امام کی معرفت نہ رکھنے کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: جو شخص بغیر امام کے مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔(۱)

اسی طرح آپ نے فرمایا: جو شخص امام کی معرفت کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔(۲)

ابن ابی یعفور کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پیغمبر اسلامؐ کے اس قول "**من مات و لیس له امام فمیتته میتة الجاهلیة**" کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس موت سے مراد کفر کی حالت میں مرنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ایسی موت گمراہی کی حالت میں ہوگی۔

میں نے عرض کیا: پس جو شخص آج مرے اور اس کا کوئی امام نہ ہو تو کیا اس کی موت بھی جاہلیت کی موت ہوگی؟ امام نے فرمایا: ہاں۔(۳)

---

(۱) مسند احمد، ج۴، ص۹۶: قال رسول اللہؐ: "من مات بغیر امام مات میتة جاهلیة۔"

(۲) بحار الانوار، ج۲۳، ص۶۷: قال رسول اللہؐ: "من مات و هو لا یعرف امامه مات میتة جاهلیة"

(۳) اصول کافی، ج۱، ص۳۷۶: ابن ابی یعفور، قال: سألت ابا عبد اللہ علیه السلام، عن قول رسول اللہؐ: "من مات و لیس له امام فمیتته میتة جاهلیة"۔ قال: "قلت فمیتته کفر؟" قال: "میتة ضلال"۔ قلت: فمن مات الیوم و لیس له امام فمیتته میتة جاهلیة "فقال: "نعم"

www.ketab.ir

فضیل ابن یسار کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک دن خود بخود فرمایا کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے: جو شخص اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اس کا کوئی امام نہ ہو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں خدا کی قسم۔ میں نے عرض کیا: اگر کسی کا امام نہ ہو اور اسے موت آجائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔(۱)

اس حدیث اور اس طرح کی دسیوں متواتر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو پہچاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ امام کو پہچاننے سے مراد کیا ہے؟ اور امام کو پہچاننے کا مقصد کیا ہے؟

یہاں پر ضروری ہے کہ پہلے امامت کے معانی خود ائمہ معصومین علیہم السلام سے معلوم کئے جائیں۔

امام رضا علیہ السلام نے ایک مفصل حدیث میں ارشاد فرمایا: امامت دینی قیادت، امت مسلمہ کے امور کی ذمہ داری اور دنیا و آخرت میں مومنین کے لئے خیر و سعادت کی ضمانت کا نام ہے. امامت اسلام کا ایک مستحکم ستون ہے۔

امام کے ذریعہ نماز اور زکوۃ ادا ہوتی ہے، روزے بجالائے جاتے ہیں، فریضۂ حج قائم ہوتا ہے اور جہاد کیا جاتا ہے۔

امام ہی کے ذریعہ رقوم شرعیہ وصول کر کے انھیں صحیح راہ پر خرچ کیا جاتا ہے، حدود شرعی جاری ہوتے ہیں، احکام اسلامی پر عمل کیا جاتا ہے اور اسلامی مملکت کی سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔

امام خدا کی طرف سے حلال اور حرام کی گئی چیزوں سے لوگوں کو آگاہ کرتا ہے اور ان کا پابند بناتا ہے حدود الٰہی کو قائم کرتا ہے خدا کے دین کا دفاع کرتا ہے اور دلیل و برہان کے ساتھ انہیں موعظہ اور نصیحت کر کے حق کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے۔

امام دنیا میں خدا کی امانت، اس کے بندوں پر حجت اور اس کا خلیفہ ہے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے اور حرمت الٰہی کی پاسبانی کرتا ہے۔

امام، گناہوں سے پاکیزہ، ہر عیب و نقص سے منزہ، علم الٰہی کا خصوصی وارث، صاحب حلم،

---

(۱) اصول کافی، ج۱، ص۳۷۶: فضیل بن یسار قال: قال ابتدائًا ابو عبد اللّٰہ علیہ السلام: "من مات و لیس لہ امام فمیتۃ جاھلیۃ" قل "قال ذلک سول اللّٰہ" فقال: ای او اللّٰہ اقد قال"۔ قلت: "فکل من مات و لیس لہ امام فمیتۃ میتۃ جاھلیۃ؟" قال: "نعم"

مسلمانوں کے لئے عزت اور کفار و منافقین کے لئے ہلاکت کا سامان ہوتا ہے۔

امام اپنے زمانے میں فضائل و کمالات کی اس منزل پر ہوتا ہے جس کا کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا اس کے فضائل و کمالات میں کوئی اس کی برابری نہیں کرسکتا۔ یہ تمام فضائل و کمالات امام کی ذات میں پائے جاتے ہیں اور اسے ان کے حصول کی راہ میں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی یہ کمالات اسے خدا کی طرف سے خصوصی طور پر عطا ہوتے ہیں''۔(۱)

اس حدیث اور اس جیسی دوسری متعدد احادیث سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱) امام کے ذاتی خصوصیات

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص میں منصب امامت حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

الف: ہر طرح کے گناہ، غلطی اور خطا سے مکمل طور پر محفوظ اور معصوم ہونا۔

ب: دنیا و آخرت کے امور میں دین سے متعلق تمام احکام و قوانین کا عالم ہونا البتہ یہ علم کسبی نہ ہو بلکہ وحی کے سرچشمہ سے سیرابی کا نتیجہ ہو۔

ج: اس کی ذات میں تمام انسانی خوبیاں پائی جاتی ہوں۔

---

(۱) اصول کافی، ج۱، ص۱۹۸: عبد العزیز بن مسلم، قال: کنا مع الرضا علیه السلام بمرو۔ فاجتمعنا فی الجامع یوم الجمعة فی بدء مقدمنا فأداروا امر الامامة و ذکروا اختلاف الناس فیها۔ فدخلت علی سیدي علیه السلام فأعلمته خوض الناس فیها۔ فتبسم، ثم قال: "...ان الامامة زمام الدین، و نظام المسلمین، و صلاح الدین، و عز المؤمنین.
ان الامامة اسّ الاسلام النامي وفرعه السامي۔ بالامام تمام الصلاة والزکوٰة والصیام و الحج و الجهاد وتوفیر الفیء والصدقات و امضاء الحدود والاحکام و منع الصغور والاطراف.
الامام یحل حلال اللّٰه و یحرم حرام اللّٰه و یقیم حدود اللّٰه و یذبّ عن دین اللّٰه و یدعو الیٰ سبیل اللّٰه بالحکمة والموعظة الحسنة والحجة البالغة... الامام أمین اللّٰه فی خلقه و حجته علی عباده و خلیفته فی بلاده والداعی الی اللّٰه والذاب عن حرم اللّٰه۔ الامام المطهر من الذنوب والمبرأ عن العیوب، المخصوص بالعلم، الموسوم بالحلم۔ نظام الدین و عز المسلمین و غیظ المنافقین و بوار الکافرین
الامام واحد دهره، لایدانیه احد و لا یعادله عالم، ولا یوجد منه بدل ولا له مثل ولا نظیر، مخصوص بالفضل کله من غیر طلب منه ولا اکتساب، بل اختصاص من المفضل الوهاب"

www.ketab.ir

لہٰذا امام ایک ایسا مکمل اور صاحب فضیلت انسان ہوتا ہے کہ اس کے زمانے میں اس جیسا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

۲) امام کی ذمہ داریاں

خداوند عالم کی طرف سے ائمہ معصومینؑ پر کچھ خاص ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں جن میں سے بعض اہم ذمہ داریاں یہ ہیں:

۱۔ دین سے مربوط تمام احکام وقوانین کی حفاظت جو وحی کے ذریعہ پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوئے ہیں اور پھر ائمہ معصومین علیہم السلام تک پہونچے ہیں۔

۲۔ لوگوں کے درمیان دینی احکام وقوانین اور شریعت کے حلال وحرام کو بیان کرنا اور ان کو دلیل وبرہان، موعظہ حسنہ اور بہترین انداز میں مناظرہ کے ذریعہ خدا کی طرف بلانا۔

۳۔ واجبات شریعت نماز، روزہ، حج وغیرہ کو کما حقہ قائم کرنا۔

۴۔ ملکی نظام سے متعلق حکومتی امور انجام دینا جیسے قضاوت، حدود کا جاری کرنا، لوگوں کی جان مال، عزت آبرو کی حفاظت کرنا، ملکی امور کے لئے رقوم شرعیہ وصول کر کے بیت المال قائم کرنا اور اسے بجا طور پر خرچ کرنا، جہاد اور دفاع کے لئے فوج تشکیل دینا اور اسے مضبوط بنانا، اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا، اسلامی تمدن رائج کرنا، برائیوں کے خلاف مہم چلانا اور لوگوں کے اقتصادیات کو بہتر بنانا وغیرہ۔

۳) امام کے سلسلہ میں لوگوں کی ذمہ داریاں

ائمہ معصومین علیہم السلام کے سلسلہ میں عام لوگوں پر چند ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں:

۱۔ دین سے متعلق احکام وقوانین صرف امام سے حاصل کریں اس لئے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام علوم نبوت کا خزانہ ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات انھیں کے پاس سے مل سکتی ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوں تو ان سے براہ راست معلوم کیا جائے اور اگر دنیا میں موجود نہ ہوں تو ان سے مروی روایات پر عمل کیا جائے۔

پیغمبر اسلامؐ نے حدیث ثقلین اور بہت سی دوسری روایات میں لوگوں کو صرف انھیں سے تعلیمات حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۔ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کو امام اور پیشوا مانیں اور ان کے اخلاق اور سیرت سے سبق لیں اور ان کا اتباع کریں. پیغمبر اسلاؐم نے لوگوں کو بار ہا اس کام کی طرف متوجہ کیا ہے۔

۳۔ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ائمہ معصومین علیہم السلام کی اطاعت کریں اور ان کے امر و نہی کا اتباع کریں اس لئے کہ وہ اولوالامر کے مصداق ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: ''اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم'' (۱) بہت سی دیگر احادیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے۔

حسین ابن ابو العلاء کا بیان ہے: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا انبیاء کے اوصیاء کی اطاعت واجب ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، ان کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا ہے: ''اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم'' اسی طرح فرمایا ہے: ''انما ولیکم اللّٰہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ و یوتون الزکوۃ و ھم راکعون'' (۲)

۴۔ امام کے سلسلہ میں لوگوں کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ امام کی حکومت کے قیام کی بھرپور کوشش کریں اور ان کی حکومت کا دفاع کریں تاکہ وہ احکام اسلامی کی روشنی میں بہترین انداز میں اسلامی مملکت کے امور انجام دے سکیں اور امامت کے سلسلہ میں اپنے خدائی منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔

اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ: ''امامت صرف ایک خشک تاریخی موضوع ہے جو صدر اسلام میں مسلمانوں کے اختلافات کے نتیجہ میں ظاہر ہوا آج کے زمانہ میں اس کا کوئی عملی فائدہ نہیں ہے اور اس کے بارے میں بحث کرنا بے کار ہے، اب اس موضوع کو نظر انداز کر دینا چاہیئے تاکہ مسلمانوں میں اتحاد قائم رہ سکے''۔

---

(۱) سورہ نساء، آیت ۵۹

(۲) اصول کافی، ج۱، ص۱۸۹: حسین بن ابی العلاء، قال: قلت لابی عبداللّٰہ علیہ السلام: ''الاوصیاء طاعتھم مفترضۃ؟'' قال: ''نعم! ھم الذین قال اللّٰہ عز و جل: ''اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم'' و ھم الذین قال اللّٰہ عز و جل: '' انما ولیکم اللّٰہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ و یؤتون الزکوۃ و ھم راکعون''

امامت اسلامی حکومت اور معصوم قیادت کا نام ہے جس کی ہر زمانہ میں ضرورت ہے، بشرطیکہ اس کی صحیح معرفت حاصل ہو اور اس سے صحیح طریقہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔اسی لئے امامت کو پہچاننے کی ضرورت ہے اور اس کے مصادیق کے بارے میں پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے بہت سی احادیث مروی ہیں جن میں اس موضوع کی تاکید کی گئی ہے۔

دنیائے اسلام کی سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ اس نے اس اہم اور بنیادی مسئلہ کو وہ اہمیت نہیں دی جو اس کا حق تھا۔اگر تمام مسلمان اس امامت کی صحیح معرفت حاصل کر کے اس کے حصول کی راہ میں اپنی ذمہ داریوں پر عمل کرتے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے تو آج دنیائے اسلام کا نقشہ ہی بدلا ہوتا۔

افسوس کہ خود شیعوں کے درمیان بھی اس موضوع کو اس کا حق نہیں دیا جاتا اور اس سے بھر پور فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

تشیع کے معنی پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی پیروی اور اطاعت کے ہیں۔اس کو صرف زبانی دعوائے محبت، نوحہ، مجلس، محفل اور اس طرح کے دیگر امور میں منحصر نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ مجلس، ماتم، عزاداری، زیارت قبور ائمہؑ وغیرہ یہ تمام چیزیں اگر امام کی معرفت کا ذریعہ قرار پائیں تو ان کی بہت اہمیت ہے اور اسی لئے ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت کے ثواب کے سلسلہ میں وارد ہونے والی روایات میں ''عارفاً بحقه'' کا لفظ موجود ہے اگر ایسا نہ ہو تو یہ بھی امامت کی راہ سے بھٹک جانا ہی قرار دیا جائے گا۔

یہ کتاب اس مقصد کے لئے تحریر کی گئی ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کی معرفت کے حصول کی راہ میں مددگار ثابت ہو اس کتاب کے تین حصے ہیں:

پہلا حصہ: امامت کی معرفت

دوسرا حصہ: ائمہ کو پہچاننے کے لئے ماحول سازی

تیسرا حصہ: ائمہ معصومین علیہم السلام کی مختصر سوانح حیات اور ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ تاکہ یہ ذوات مقدسہ مسلمانوں کے لئے نمونۂ عمل بن سکے۔

ابراہیم امینی